Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

ملا گری واجرم ودیگران

بنام

سٹیٹ آف آندھرا پردیش

تاریخ فیصلہ: 15 اکتوبر، 1992

[کلدیپ سنگھ اور این ایم کاسلویال، جسٹس صاحبان]

فوجداری قانون:

تعزیرات ہند 1860:

دفعات 149 اور 302- قتل-ملزم کی سزا-عدالت عالیہ کی طرف سے تصدیق-کیا درست ہے-ملزم کی شناخت- چشم دید گواہ کے ثبوت پر انحصار کیا گیا- کیا مناسب ہے-ملزموں میں سے کسی ایک کا نام جس کا ذکر مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 164 کے تحت یا تفتیش میں درج بیانات میں نہیں ہے-چاہے ملزم شک کے فائدے کا حقدار ہو۔

اپیل گزاروں سمیت بارہ افراد کو گاؤں کے سرپنچ کے قتلِ عمد کے الزام میں چالان کیا گیا۔استغاثہ کے گواہوں 1، 2 اور 7 اور استغاثہ کے گواہ 3 کے شواہد پر کچھ حد تک انحصار کرتے ہوئے، سیشن جج نے تمام ملزموں کو تعزیرات ہند کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت جرائم کا مجرم قرار دیا اور عمر قید اور دیگر جرائم کے لیے معمولی قید کی سزا سنائی۔

اپیل پر سماعت کے دوران، عدالتِ عالیہ نے سات ملزمان یعنی A-4، A-5، A-8 سے A-12 کی سزا اور سزا یافتگی کو کالعدم قرار دیا، جبکہ باقی پانچ ملزمان یعنی A-1 سے A-3، A-6 اور A-7 کی دفعہ 302 بہ مطالعہ دفعہ 149 تعزیراتِ ہند کے تحت سزا کو برقرار رکھتے ہوئے انہیں عمر قید کی سزا سنائی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ان پانچوں ملزموں نے اس عدالت میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل دائر کی۔اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران ملزم اپیل گزاروں میں سے ایک کی موت ہو گئی اور اس طرح اس کی طرف سے دائر اپیل کو ختم ہونے کی وجہ سے مسترد کر دیا گیا۔

ملزم افراد کی جانب سے یہ پیش کیا گیا کہ اگر استغاثہ کے گواہ 2 کے بیان کو درست سمجھا جائے تو بھی جہاں تک ملزم اے-3 کا تعلق ہے کوئی جرم ثابت نہیں کیا گیا، چونکہ استغاثہ کے گواہ 2 نے جرح میں اعتراف کیا تھا کہ اس نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 164 کے تحت درج اپنے بیان میں اے-3 کا نام نہیں بتایا تھا، اور یہ کہ اے-3 کا نام جانچ میں درج گواہ استغاثہ 2 کے بیان نمائش ڈی-7 میں بھی نہیں ملا تھا، اور چونکہ گواہ استغاثہ 2 واقعے کے بعد سات یا آٹھ بار پولیس اسٹیشن گئے تھے۔اس بات کا امکان تھا کہ اس نے ملزم اے-2 اور اے-7 کو پولیس حوالات میں دیکھا ہو اور لہذا ہونے والی شناختی پریڈ کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1.1. جہاں تک ملزم اے-1، اے-2 اور اے-7 کا تعلق ہے، عدالت عالیہ کی طرف سے اخذ کردہ استدلال اور نتائج میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔

1.2. یہ کسی شک سے بالاتر ہے کہ گاؤں میں دونوں گروہوں کے درمیان دو دھڑے اور دیرینہ دشمنی تھی۔ملزموں کا تعلق اے-6، اے-7 کی سربراہی والے گروہ سے تھا اور متوفی دوسرے گروہ کا رہنما تھا۔متوفی کو بے رحمی سے مارا پیٹا گیا اور آدھی رات کو اسے قتل کر دیا گیا۔اسے 26 بیرونی چوٹیں پائی گئیں جیسا کہ ڈاکٹر کے ذریعے کی گئی اس کی لاش کے پوسٹ مارٹم میں درج ہے۔ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے بھی یہ ثابت کیا ہے کہ اے-1 نے کلہاڑی سے اور اے-2 نے نیزہ سے چوٹیں پہنچائیں اور اے-7 ان دیگر افراد میں شامل تھا جنہوں نے چھڑی سے چوٹیں پہنچائیں۔گواہ استغاثہ 19، انسپکٹر آف پولیس کے ثبوت میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ ملزم افراد فرار ہو گئے تھے اور واقعے کے کچھ دن بعد اطلاع پر وہ ثالثوں کے ساتھ گاؤں گیا اور مفرور ملزم اے 7 کے گھر میں چھپے ہوئے تھے۔اس نے اپنے عملے کے ساتھ گھر کو گھیر لیا، اس کی حفاظت کی اور اس میں وہ بارہ افراد پائے جن کے خلاف مقدمہ چلایا گیا تھا۔استغاثہ کی طرف سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اے-7 متوفی کے خلاف حریف دھڑے کا رہنما تھا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1.3. عدالت عالیہ نے استغاثہ کے شواہد پر تفصیل سے غور کیا اور واقعے کے چشم دید گواہوں کے طور پر استغاثہ کے گواہوں 1 سے 4 کے بیانات پر انحصار کیا۔ عدالت عالیہ نے استغاثہ کے گواہ 2 کی گواہی پر مکمل انحصار کیا ہے جو متوفی کے دفتر میں کلرک تھا، اور جس نے متوفی کے ساتھ آٹو رکشہ میں جا کر واقعہ دیکھا تھا۔ استغاثہ کے گواہ 2 کے بیان میں کوئی کمزوری نہیں ہے اور عدالت عالیہ نے اس کے ثبوت پر صحیح طور پر انحصار کیا ہے۔

1.4. استغاثہ کے گواہ 2 نے خود شناختی پریڈ کے انعقاد کے وقت اعتراف کیا کہ وہ اے-2 اور اے-7 سے پہلے سے واقف تھا۔ استغاثہ کا گواہ 2 سٹرلنگ نہایت قابل اعتبار گواہ ہیں اور ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ دونوں نے اس کی گواہی پر انحصار کیا ہے۔ اس نے عدالت میں اے-1، اے-2 اور اے-7 کی نشاندہی کی تھی۔ ان کی اثباتِ جُرم شناختی پریڈ پر مبنی نہیں ہے بلکہ استغاثہ کے گواہ 1 اور استغاثہ کے گواہ 2 کے مقدمے کے دوران چشم دید گواہ کے طور پر دیے گئے بیان پر مبنی ہے۔

1.5. استغاثہ کے گواہ 2 کے بیان کے مشاہدے سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 164 کے تحت درج اپنے بیان میں اے-3 کے نام کا ذکر نہیں کیا اور جانچ میں درج اپنے بیان، نمائش ڈی-7 میں بھی اس کا ذکر نہیں کیا۔ ان حالات میں ملزم اے-3 بھی شک کے فائدے کا حقدار ہے۔

1.6. نتیجے میں، اے-3 کو اس کے خلاف لگائے گئے تمام الزامات سے بری کر دیا جاتا ہے، اور دیگر اپیل کنندہ، اے-1، اے-2 اور اے-7 کی اثباتِ جُرم اور سزا کی تصدیق ہو جاتی ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 483، سال 1980۔

فوجداری اے نمبر 789، سال 1979 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 6.11.79 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ٹی وی ایس آر کرشنا شاستری، وشنو ماتھر اور وی بی سہاریہ، عدالتی معاون (غیر حاضر)۔

جواب دہندہ کے لیے جی پر بھاکر۔

عدالت کا فیصلہ کاسلیوال جسٹس نے سنایا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مغربی گوداوری ضلع (اے پی) کے ایلورو تعلقہ کے گاؤں رامرا گوڈیم کے رہائشی اور سرپنچ نیتھلا ویراسوامی کے قتلِ عمد کے الزام میں بارہ افراد کا چالان کیا گیا۔ مغربی گوداوری ڈویژن، ایلورو کے فاضل سیشن جج نے مقدمے کی سماعت کی اور استغاثہ کے گواہوں 1، 2 اور 7 کے شواہد اور استغاثہ کے گواہ 3 کے شواہد پر انحصار کرتے ہوئے کچھ حد تک تمام ملزموں کو تعزیرات ہند کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت الزام عائد کیے گئے جرائم کے لیے مجرم قرار دیا اور ان میں سے ہر ایک کو عمر قید اور دیگر جرائم کے لیے معمولی قید کی سزا سنائی۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے سات ملزموں، یعنی داساری بھاسکر راؤ (اے-4)، کالی چائنا کرشنا (اے-5)، نمبری لکشمن (اے-8)، نمبری رامولو (اے-9)، نمبری پرسادراؤ (اے-10)، ماد گوورد ھناراؤ (اے-11) اور کالی کامکاراؤ (اے-12) اثباتِ جُرم اور سزا کو کالعدم قرار دے دیا۔ عدالت عالیہ نے بقیہ پانچ ملزموں ملاگیری وجرم (اے-1)، ملاگیری یاسوپدم (اے-2)، داساری بھیما راؤ (اے-3)، مادا لکشمن داس (اے-6) اور گانڈی ابراہم (اے-7) کو تعزیرات ہند کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت اثباتِ جُرم سنانے کی تصدیق کی اور انہیں عمر قید کی اثباتِ جُرم سنائی۔ عدالت عالیہ نے مزید کہا کہ چونکہ ان ملزموں کو تعزیرات ہند کی دفعات 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعات 302 کے تحت مرکزی جرم کی سزا سنائی گئی تھی، اس لیے تعزیرات ہند کی دفعات 148 اور 147 کے تحت علیحدہ سزا کی ضرورت نہیں تھی۔

پانچ ملزم اے-1، اے-2، اے-3، اے-6 اور اے-7 خصوصی اجازت دے کر عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف اپیل میں اس عدالت کے سامنے آئے ہیں۔ مادا لکشمن داس (اے-6) کی مدت اس عدالت میں اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران ختم ہو گئی کیونکہ اس کی طرف سے دائر اپیل کو 8.4.1992 کے حکم سے ختم ہونے کے طور پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ اب ہم چار ملزموں اے-1، اے-2، اے-3 اور اے-7 کے ساتھ اس اپیل میں فکر مند ہیں۔

ہم نے نچلی عدالتوں کے فیصلے کا جائزہ لیا ہے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے اور فریقین کے قابل وکیل کی طرف سے پیش کردہ دلائل پر غور کیا ہے۔ عدالت عالیہ نے استغاثہ کے شواہد پر تفصیل سے غور کیا ہے اور واقعے کے چشم دید گواہوں کے طور پر استغاثہ کے گواہوں 1، 2، 3 اور 4 کے بیانات پر انحصار کیا ہے۔ عدالت عالیہ نے گواہ استغاثہ 2 کی گواہی پر مکمل انحصار کیا ہے اور جو رامرا گوڈیم کے پنچایت دفتر میں کام کرنے والا کلرک تھا اور متوفی کے ساتھ آٹو رکشہ میں گیا تھا اور اس نے واقعہ دیکھا تھا۔ ہمیں استغاثہ کے گواہ 2 کے بیان میں کوئی کمزوری نظر نہیں آتی اور عدالت عالیہ نے اس کے ثبوت پر صحیح طور پر انحصار کیا ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ملزموں کے وکیل نے کہا کہ اگرچہ استغاثہ کے گواہ 2 کے بیان کو درست سمجھا جاتا ہے، لیکن جہاں تک ملزم (اے-3) کا تعلق ہے، کوئی جرم ثابت نہیں ہوتا ہے۔اس سلسلے میں فاضل وکیل نے پیش کیا کہ استغاثہ کے گواہ 2 نے جرح میں اعتراف کیا ہے کہ اس نے مجموعہ ضابطہ فوجداری 164 کے تحت درج اپنے بیان میں اے-3 کا نام نہیں بتایا ہے۔ یہ بھی پیش کیا گیا کہ اگرچہ استغاثہ کے گواہ 2 نے کہا کہ اس نے جانچ میں درج اپنے بیان میں اے-3 کا نام دیا تھا لیکن اے-3 کا نام نمائش ڈی-7 میں نہیں ملتا، جو جانچ میں ریکارڈ کیے گئے گواہ استغاثہ 2 کا بیان ہے۔ہم مذکورہ بالا دلیل میں طاقت دیکھتے ہیں۔استغاثہ کے گواہ 2 کے بیان کے مشاہدے سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 164 کے تحت درج اپنے بیان میں اے-3 کے نام کا ذکر نہیں کیا اور اپنے بیان میں جانچ میں درج ڈی-7 کی نمائش بھی کی۔ان حالات کے پیش نظر ملزم اے-3 بھی شک کے فائدے کا حقدار ہے۔

اس کے بعد ملزم اے-2 اور اے-7 کی جانب سے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ استغاثہ کے گواہ 2 نے جرح میں اعتراف کیا کہ واقعے کے بعد وہ سات یا آٹھ بار پولیس اسٹیشن گیا تھا۔وہ پولیس اسٹیشن گیا تھا کیونکہ اس سے پولیس نے پوچھا تھا۔انہوں نے یہ بھی اعتراف کیا کہ اس وقت ملزم افراد پولیس جیل میں تھے۔گواہ استغاثہ 2 کے مذکورہ بیان کی بنیاد پر یہ دلیل دی گئی کہ جب گواہ استغاثہ 2 واقعے کے بعد سات یا آٹھ بار پولیس اسٹیشن گیا تھا تو اس کے ملزم (اے-2) اور (اے-7) کو پولیس اسٹیشن میں دیکھنے کے امکان کو مسترد نہیں کیا جاسکتا۔اس طرح یہ دعوی کیا گیا کہ 25.1.1978 اور 26.1.1978 پر منعقد ہونے والی کسی بھی شناختی پریڈ کی کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ گواہ استغاثہ 2 پہلے ہی ملزموں کو تھانے میں دیکھ چکا ہے۔ ہمیں اس دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ نمائش پی-16 اور پی-17 بالترتیب 25.1.1978 اور 26.1.1978 پر منعقد ہونے والی شناختی پریڈ کی کارروائی ہیں۔ان دستاویزات کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ استغاثہ کے گواہ 2 گرپتی کرشناوتارم نے خود کہا تھا کہ وہ ملاگیری یسوپدم (اے-2) اور گانڈی ابراہم (اے-7) سے پہلے سے واقف تھا۔عدالت عالیہ نے معاملے کے اس پہلو کی جانچ پڑتال کی ہے اور صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ گواہ استغاثہ 2 نے اپنے ثبوت میں کہا ہے کہ اسے متوفی کے بچوں سے ملزم کے نام معلوم ہوئے اور یہ کسی ایسے شخص کے لیے غیر فطری نہیں تھا، جو دو ماہ کی مدت تک گاؤں میں رہتا ہے اور خاص طور پر جب وہ صدر (متوفی) کی رہائش گاہ کے سامنے رہتا ہے جس کے دفتر میں وہ کلرک کے طور پر کام کر رہا تھا تاکہ آس پاس رہنے والے افراد کے نام جان سکے۔استغاثہ کے گواہ 2 نے خود شناختی پریڈ کے انعقاد کے وقت اعتراف کیا کہ وہ اے-2 اور اے-7 سے پہلے سے واقف تھا۔استغاثہ کا گواہ 2 نہایت قابل اعتبار گواہ ہیں گواہ ہے اور ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دونوں نے اس کی گواہی پر انحصار کیا ہے۔اس نے عدالت میں اے-1، اے-2اور اے-7 کی نشاندہی کی تھی۔ان کی اثباتِ جُرم شناختی پریڈ پر مبنی نہیں ہے بلکہ مقدمے کے دوران چشم دید گواہ کے طور پر استغاثہ کے گواہ 1 اور استغاثہ کے گواہ 2 کے بیان پر مبنی ہے۔

یہ کسی شک سے بالاتر ہے کہ گاؤں میں دونوں گروہوں کے درمیان دو دھڑے اور دیرینہ دشمنی تھی۔ملزموں کا تعلق اے-6،اے-7 کی سربراہی والے گروہ سے تھا اور متوفی دوسرے گروہ کا رہنما تھا۔متوفی نیتلاویر سوامی کو بے رحمی سے مارا پیٹا گیا اور 31.12.1977 کی آدھی رات کو اسے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔اسے 26 بیرونی چوٹیں پائی گئیں جیسا کہ ڈاکٹر کے ذریعے کی گئی اس کی لاش کے پوسٹ مارٹم میں درج ہے۔فاضل ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کی طرف سے بھی یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اے-1 نے کلہاڑی سے اور اے-2 نے نیزہ سے چوٹیں پہنچائیں اور اے-7 ان دیگر افراد میں شامل تھا جنہوں نے چھڑی سے چوٹیں پہنچائیں۔ گواہ استغاثہ 19، پولیس انسپکٹر کے ثبوت میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ ملزم افراد فرار ہو گئے تھے اور صبح 5 بجے تک اطلاع پر وہ ثالثوں کے ساتھ رامرا گوڈیم گیا اور مفرور ملزم اے 7 کے گھر میں چھپے ہوئے تھے۔اس نے اپنے عملے کے ساتھ گھر کو گھیر لیا، گھر کی حفاظت کی اور اس گھر میں اسے وہ بارہ افراد ملے جن کے خلاف مقدمہ چلایا گیا تھا۔استغاثہ کی طرف سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اے-7 متوفی کے خلاف حریف دھڑے کا رہنما تھا۔اس طرح، ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں تک ملزم اے-1، اے-2اور اے-7 کا تعلق ہے، عدالت عالیہ کی طرف سے اخذ کردہ استدلال اور نتیجے میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔

نتیجے میں ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں جہاں تک داساری بھیمار اؤ (اے-3) کا تعلق ہے اور وہ اپنے خلاف لگائے گئے تمام الزامات سے بری ہو جاتا ہے، اس کے ضمانت مچلکہ خارج ہو جائیں گے۔ملاگیری وجرم (اے-1)، ملاگیری یسوپدم (اے-2) اور گانڈی ابراہم (اے-7) کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کر دیا گیا ہے۔وہ اپنی ضمانتیں عدالت میں واپس جمع کروائیں گے اور عدالت عالیہ کی جانب سے سنائی گئی سزا بھگتیں گے۔

اپیل نمٹادی گئی۔